خطبہ رہبر معظم آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا کے تمام مسلمانوں پر درود وسلام ہو۔ اس وقت دنیائے اسلام میں ایک عظیم اور تقدیر ساز واقعہ رونما ہو رہا ہے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ جو اس علاقہ میں عالمی استکبار کے تمام معاملات کو اسلام اور ملت مسلمان کے حق میں موڑ دے گا۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو ملت عرب اور امت اسلامی کی عزت اور کرامت کو لوٹا سکتا ہے اور دسیوں سال کے ظالمانہ رویہ اور تحقیر وتذلیل کے غبار کو جو امریکہ اور مغرب کی طرف سے اس ملت محترم کے سر پر ڈالا گیا ہے، اس کو صاف کر سکتا ہے۔

یہ معجزہ نما واقعہ تیونس کی عظیم قوم کے ذریعہ شروع کیا گیا اور مصر کی محترم قوم کے ذریعہ اپنے عروج کو پہنچایا گیا۔ ان واقعات کی وجہ سے دنیائے عرب اور جہان غرب کی سانسیں رکی ہوئی ہیں اور وہ منتظر ہیں کہ دیکھیں کہ محمد عبدہ اور سید جمال کا مصر، سعد زغلول اور احمد شوقی کا مصر، جمال عبدالناصر اور شیخ حسن البنا کا مصر اور ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۳ء کا مصر اب کیا کرے گا؟ اور اپنی ہمت کا پرچم کہاں تک بلند کر پائے گا۔ اگر خدانخواستہ یہ پرچم جھک گیا تو اپنے پیچھے تاریکی کا ایک دور لے کر آئے گا اور اگر یہ پرچم اپنے اوج پر پہنچ گیا اور نصب ہو گیا تو اس کا پھریرا پورے آسمان پر لہرائے گا۔

تیونس کے عوام اپنے ملک کے بے ایمان، دین دشمن اور امریکہ نواز حاکم کو ملک سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن یہ سوچنا غلط ہوگا کہ یہ وہی چیز ہے جس کے لوگ خواہاں تھے۔ ایک ایسا نظام جو دوسروں سے وابستہ ہو، صرف اپنے آشکار مہروں کے ہٹ جانے سے ہی ساقط نہیں ہو جاتا اور صرف ان مہروں کا ہٹ جانا ایک فریب ہے۔ انقلاب اسلامی ایران کے دوران بارہا کوشش ہوئی کہ ہم کو اس فریب میں پھنسا لیں، لیکن ملت ایران اور اس کے عظیم رہبر نے اپنی ہوشیاری سے اس چال کو بھانپ لیا اور اس کو ناکام بنا دیا اور اپنے انقلاب کو انتہا تک پہنچا دیا، لیکن مصر کا مسئلہ بڑا عجیب مسئلہ ہے کیونکہ مصر دنیائے عرب کا ایک بے نظیر ملک ہے۔ مصر دنیائے اسلام کا پہلا ملک ہے جو مغرب کی ثقافت سے آشنا ہوا۔ یہ پہلا ملک ہے جس نے اس ثقافت کی یلغار کے خطرے کو پہچانا اور اس کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ پہلا عرب ملک ہے جس نے دوسری جنگ عظیم کے بعد ایک آزاد حکومت تشکیل دی اور اپنے قومی مفادات کا سوئز کنال کو قومیا کر دفاع کیا۔ مصر پہلا ملک ہے جس نے اپنی پوری طاقت سے فلسطین کی مدد کی اور دنیائے اسلام میں فلسطینیوں کے محافظ کے طور پر جانا گیا۔ سید جمال الدین مصر کے رہنے والے نہیں تھے، لیکن مصر کے علاوہ کسی ملک کے عوام سے ان کو امید نہیں تھی کہ ان کی بات کو سمجھ سکیں۔ مصر کے عوام نے دینی وسیاسی جدوجہد کے میدان میں اپنی لیاقت کو ثابت کیا ہے اور ان کے یہ کارنامے تاریخ میں درج ہیں۔ محمد عبدہ اور ان کے پیروان اور سعد زغلول اور ان کے ساتھی دنیا کے حالات سے واقف تھے۔ وہ عظیم اور بہادر لوگ تھے اور ہر قوم ایسے افراد پیدا کرنے پر بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مصر کو اپنی اس ثقافتی، دینی وسیاسی گہرائی کی وجہ سے حق حاصل ہے کہ دنیائے عرب کی رہبری کرے۔ مصر کے موجودہ نظام کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس ملک کو اس کے عظیم رتبہ سے نیچے گرا کر اس کو اس علاقہ کی سیاست میں ایک بے اختیار مہرے

میں تبدیل کر دیا۔ آج مصر کی عظیم عوام میں غصہ کا جو جوالہ مکھی پھٹا ہے، وہ اُس بے ایمانی کا جواب ہے کہ جو ایک بڑے ڈکٹیٹر نے اپنے ملک کے عوام کے ساتھ کی۔

آج تمام دنیا میں مصر کے عوام کے اس انقلاب کے بارے میں تجزیوں اور تحلیلوں کا بازار گرم ہے اور ہر شخص اپنی اپنی بات کہہ رہا ہے، لیکن جو بھی مصر کو جانتا ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ مصر درحقیقت اپنی عزت و آبرو کا دفاع کر رہا ہے۔ مصر کے عوام نے بے ایمان لوگوں کا گریبان پکڑ لیا ہے۔ اس کی ایک مثال مسئلہ فلسطین میں مصر کی حیثیت ہے۔ فلسطین گذشتہ دسیوں سال سے اس علاقہ کا سب سے اہم مسئلہ رہا ہے اور اس علاقہ کا کوئی ملک اور کوئی بھی قوم خود کو اس مسئلہ سے الگ تصور نہیں کر سکتی۔ فقط دو راستے ہیں ایک راستہ تو یہ ہے کہ فلسطین اور اس کی عادلانہ جدوجہد کی حمایت کی جائے اور دوسرا راستہ یہ ہے کہ اس مسئلہ کا مقابلہ کرنے سے فرار اختیار کیا جائے۔ اس علاقہ کے لوگوں نے اپنی مرضی شروع میں ہی ظاہر کر دی تھی۔ لہٰذا اگر کوئی حکومت فلسطین کی حمایت کرتی ہے تو اس کو عرب اور مسلمان عوام کی حمایت خود بہ خود حاصل ہو جاتی ہے۔ اس بات کا ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کی دہائی میں تجربہ ہو چکا ہے، لیکن جب حکومت خود کو دوسری طرف قرار دیتی ہے تو لوگ حکومت سے اپنا منھ پھیر لیتے ہیں۔ مصر میں حکومت اور عوام کے درمیان دوری کیمپ ڈیوڈ کے سمجھوتہ کے بعد پیدا ہوئی ملت مصر نے جس نے ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۳ء میں اپنی جان اور مال کے ساتھ فلسطین کی مدد کی، مشاہدہ کیا کہ ملک کے لیڈر کس طرح امریکہ کے اطاعت گزار ہیں اور اس کے سامنے کس طرح جھک چکے ہیں اور مصر فلسطینیوں کا سب سے بڑا دشمن اور صہیونیوں کا سب سے بڑا حامی بن گیا ہے۔

لیکن شام جو ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۳ء کی جنگوں میں مصر کے ساتھ تھا۔ امریکہ کے حد سے زیادہ دباؤ کے باوجود اپنی آزاد پالیسی قائم رکھنے میں کامیاب رہا۔ مصر کی حالت یہاں تک پہنچی کہ مصر کے لوگوں نے پہلی بار دیکھا کہ اسرائیلیوں کی غزہ کے عوام کے خلاف جنگ کے دوران مصر کی حکومت نے اسرائیل کا ساتھ دیا۔ تاریخ اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی کہ حسنی مبارک وہی شخص ہے کہ جو غزہ کے لوگوں کے وحشت ناک محاصرے اور غزہ کے مردوں، عورتوں اور بچوں کے ۲۲؍روز تک جاری رہنے والے قتل عام کے دوران امریکہ اور اسرائیل کا حامی اور مددگار رہا۔ مصر کے عوام پر ان دنوں کیا گذری ہوگی؟ آج قاہرہ اور مصر کے دوسرے شہروں میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ دراصل غصہ کا لاوا ہے جو پھوٹ رہا ہے۔ یہ وہ غصہ ہے جو ایک غیر مسلم، بے ایمان اور کٹھ پتلی حکومت نے گذشتہ برسوں کے دوران اپنی حرکتوں سے مصر کے عوام کے دل میں بھر دیا ہے۔

مصر کے مسلمان عوام کا انقلاب، ایک اسلامی اور آزادی طلب انقلاب ہے۔ میں ایران کے انقلابی عوام اور حکومت کی طرف سے آپ مصر اور تیونس کے عوام کی خدمت میں درود و سلام ارسال کرتا ہوں اور خداوند عالم سے آپ کی مکمل کامیابی کا خواہاں ہوں۔ مجھے آپ پر اور آپ کے انقلاب پر فخر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مختلف ممالک کے عوامی انقلابات میں کچھ خاص جغرافیائی تاریخی سیاسی اور ثقافتی عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ تیس سال قبل ایران کے عظیم انقلاب کے دوران جو کچھ رونما ہوا وہ مصر اور تیونس اور دوسرے اسلامی ممالک میں بھی رونما ہو، لیکن اسی کے ساتھ ان تمام انقلابات میں کچھ مشترک نکات بھی موجود ہیں اور ان نکات کے ذریعہ ہر ملت دوسری ملت کے تجربوں سے استفادہ کر سکتی ہے۔ آج جن تجربات سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ اس طرح ہیں:

(۱) ہر عوامی انقلاب کے دوران حقیقی جنگ مختلف ارادوں کے درمیان ہوتی ہے اور جس فریق کا ارادہ مضبوط ہوتا ہے اور وہ مشکلات کو برداشت کرنے کی ہمت رکھتا ہے کامیاب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا کوشش کریں کہ آپ کا ارادہ کمزور نہ پڑنے پائے۔

(۲) آپ کا دشمن کوشش کرتا ہے کہ آپ کو اپنا مقصد حاصل کر پانے کے بارے میں ناامید کر دے، لیکن آپ کو اپنے

خدا پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

(۳) آپ کا دشمن اپنے نوکروں کو ہتھیاروں سے لیس کر کے آپ کے مقابلہ میں کھڑا کرتا ہے تا کہ بدامنی کی فضا قائم ہو جائے، لیکن آپ کو ان لوگوں سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ آپ لوگ ان نوکروں کے مقابلہ زیادہ طاقتور ہیں اور آپ کو خدا پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

(۴) بڑی طاقتوں اور ان کے نوکر حکام سے مقابلہ کرنے کے لئے سب سے اہم ہتھیار اتحاد ہے۔ آپ کا دشمن کوشش کرتا ہے کہ مختلف بہانوں اور ہتھکنڈوں کے ذریعہ آپ کے اتحاد کو پارہ پارہ کردے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے اتحاد کی حفاظت کریں۔

(۵) امریکہ اور مغرب کے سیاسی داؤ پیچوں پر بھروسہ نہ کریں۔ یہ لوگ صرف چند روز پہلے تک ایک فاسد حکومت کی حمایت کرتے رہے ہیں لیکن اب کیونکہ اس کی بقا کے بارے میں ناامید ہو گئے ہیں، عوام کے حق کی بات کر رہے ہیں۔ یہ لوگ اس بہانہ سے اپنے مہروں کو مختلف مقامات پر بٹھانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں اپنے لوگوں کو ایک بار پھر سے آپ کے سروں پر مسلط کردیں۔ یہ ملت کے شعور کی توہین ہوگی۔ لہٰذا اس بات کو برداشت نہ کیجئے اور ایک آزاد عوامی اور اسلامی حکومت کے قیام کے علاوہ کسی اور چیز کو قبول نہ کیجئے۔

(۶) علماء دین اور علماء جامعہ ازہر کے کارنامے سب لوگوں کو معلوم ہیں۔ ان حضرات کو چاہئے کہ اپنا کردار ادا کریں۔ وہ عوام جو اپنا انقلاب مسجد اور نماز جمعہ سے شروع کرتے ہیں اور 'اللہ اکبر' کے نعرے لگاتے ہیں علماء دین سے توقعات رکھتے ہیں اور یہ توقعات بے جا بھی نہیں ہیں۔

(۷) مصری فوج جس کو صہیونی دشمنوں کے خلاف کم سے کم دو جنگوں میں شرکت کرنے کا افتخار حاصل ہے، اس وقت آزمائش کے ایک تاریخی مرحلہ پر کھڑی ہے۔ دشمن چاہتا ہے کہ ملک کے عوام کو دبانے کے لئے فوج کا استعمال کرے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو فوج کو جو نقصان ہوگا اس کی تلافی کرنا ممکن نہیں ہوگا جن لوگوں کو مصری فوج سے ڈرنا چاہئے وہ صہیونی ہونے چاہئیں نہ کہ مصری۔ لیکن فوج کے ارکان بھی خود ملک کے عوام کی ہی اولاد ہیں لہٰذا بالآخر عوام کی ہی حمایت کریں گے اور یہ خوشگوار تجربہ مصر میں بھی دہرایا جائے گا۔

(۸) امریکہ کہ جس نے گذشتہ تیس سال کے دوران عوام مخالف حاکموں کی حمایت کی ہے۔ مصر میں ثالثی کرنے کی حیثیت میں نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں امریکہ کے ہر اقدام کو شک کی نظر سے دیکھئے اور ہرگز اعتماد نہ کیجئے۔

اے برادران وخواہران عزیز! یہ ہمارے تجربوں کا نچوڑ ہے جو میں نے آپ کے ایک مسلمان بھائی کی حیثیت سے اپنا دینی فریضہ تصور کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں پیش کیا، لیکن دشمن کی پروپیگنڈہ مشینری شور مچائے گی کہ دیکھئے ایران مصر میں مداخلت کرنا چاہتا ہے اور مصر کو شیعہ کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ ایران کے ولایت فقیہ کے نظریہ کو مصر میں رائج کرے اور ایران یہ کرنا چاہتا ہے اور وہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ جھوٹا پروپیگنڈہ گذشتہ تیس سال سے جاری ہے تا کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے جدا کرسکیں اور ان کو ایک دوسرے کی مدد سے محروم کرسکیں، لیکن ہم اپنے اُن فرائض کی انجام دہی میں ہرگز کوتاہی نہیں کریں گے جو اسلام نے ہم پر عائد کئے ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ 'راشٹریہ سہارا' (اردو) ۱۱رفروری ۲۰۱۱ء)



ضروری اعلان

نورہدایت فاؤنڈیشن کی ۲۲ ویں پیشکش، زائرہ نقوی کی تالیف "**تاثیر عزا**" یعنی خاندان اجتہاد کی شاعرات کے کلام کا مجموعہ مع مختصر تعارف منظر عام پر آچکا ہے۔ قارئین حضرات ادارہ سے حاصل کرسکتے ہیں۔ (قیمت: ۱۰۰روپئے)

نورہدایت فاؤنڈیشن، امامباڑہ غفران مآبؒ، چوک لکھنؤ۔ ۳